بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# جرعات

الحمد للہ رب العالمین ○ الرحمٰن الرحیم ○ ملک یوم الدین ○ ایاک نعبد و ایاک نستعین ○ اھدنا الصراط المستقیم ○ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ○ الحمد للہ الذی خلق السمٰوٰت والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربھم یعدلون ○ الحمد للہ الذی انزل علیٰ عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجا ○ قیما لینذر باسا شدیدا من لدنہ ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصالحات ان لھم اجرا حسنا ماکثین فیہ ابدا ○ لقد منّ اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلو علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ○ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ط والسابقون الاولون من المھاجرین والانصار والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعد لھم جنت تجری تحتھا الانھار خالدین فیھا ابدا ذلک الفوز العظیم ○ اللھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلیٰ ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلیٰ ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید ○

اللہ عزوجل نے کمال رافت ورحمت سے جن لوگوں کو قرآن حکیم اور حدیث شریف کا علم عنایت فرمایا ہے ان پر یہ بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے، کہ وہ ان کو اللہ کے بندوں تک پہنچائیں، اور پھیلائیں یہ تبلیغ واشاعت عمل سے بھی ہو اور وعظ و تذکیر سے بھی، درس و تدریس سے ہونی چاہیئے، اور تصنیف و تالیف سے بھی جس طریق سے ممکن ہو سکے، بہرصورت ولولہ اور جذبہ کا ہونا ضروری ہے وکل میسر لما خلق لہ

ہمارے اس ملک میں — جو انقلاب ۱۹۴۷ء کے بعد ہند و پاک دو حصوں میں منقسم ہو گیا ہے — اہل علم وعمل کی ایک مقدس جماعت کی پیہم تبلیغی اور جان فشاں جدوجہد کی بدولت ہم لوگوں کو کتاب وسنت کی صحیح روشنی پہنچی

یہاں تقلید جامد چھائی ہوئی تھی، بدعات و رسومات کی حکومت تھی ــــ یہ حالات تھے کہ ہمارے اسلاف میں سے۔

(الف) مسند تدریس کو شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زینت بخشی اور قریباً پون صدی ۔ ۱۲۵۹ھ سے ۱۳۲۰ھ تک پھاٹک حبش خاں کی چھوٹی سی مسجد کی چٹائیوں پر قرآن و حدیث اور ان کی روشنی میں فقہ پڑھائی۔

(ب) مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں قدس اللہ روحہ نے ایک طرف ہزارہا روپیہ خرچ کرکے علوم قرآن و حدیث سے متعلق جوہری کتابیں طبع کرا کر ان کو رواج دینے کی سعی فرمائی۔ اور دوسری طرف خود بھی علوم اسلامی کے قریباً ہر شعبے پر تصنیفات کا ایک انبار لگا دیا۔ اور عربی، فارسی، اردو زبان میں ان کی خوب خوب اشاعت کی۔ اور اس طرح توحید خالص اور سنت صحیحہ کا پیغام ملک کے کونے کونے تک پہنچا دیا۔

ان دونوں کی مساعی سے محققین اور علمائے عاملین کی ایک جماعت تیار ہوگئی۔ جن کے ذریعے سے ملک کی ساری فضا قال اللہ و قال الرسول کے غلغلوں سے گونج اٹھی۔

علاوہ ازیں دو قسم کے ہنگاموں سے اور بھی جماعت کو دو چار ہونا پڑا۔ پہلا یہ کہ عیسائی حکومت اور مشنریوں کی دسیسہ کاریوں سے اسلام پر باہر سے بھی حملے شروع ہوگئے اور اندر سے بھی۔ باہر سے حملہ آور عیسائی مشنری اور آریہ تھے اور اندر سے جس فرقے نے دانستہ یا نادانستہ اسلام کی جڑیں کھوکھلی کیں۔ وہ سرسید اور ان کی تربیت یافتہ کھیپ تھی۔ ان کی کوششوں سے بلاشبہ مسلمانوں کو قومی طور پر کچھ فائدہ ضرور پہنچا۔ لیکن اس کے بدلے میں عقیدہ میں تذبذب، عمل سے لاپروائی کی قسم کی جو چیزیں درآمد ہوئیں کیا ان کا نقصان کم ہے؟ قادیانی کا فتنۂ نبوت، فتنۂ انکار حدیث، نظریہ وحدت ادیان وغیرہ۔ یہ سب سرسید کی تحریک ہی کے ثمرات تلخ تو ہیں۔

اہل حدیث نے ان فتنوں کی روک تھام میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا۔ اور علمی حلقوں میں خاصا قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا دوسرا یہ کہ مسلک اہلحدیث کی جب دن بدن ترقی ہونے لگی تو بطور رد عمل تقلید جامد اور بدعات و رسوم کے علمبردار گھبرا اٹھے۔ اور انہوں نے بھی اہل حدیث کے عقائد و اعمال پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے۔

ظاہر ہے، ان بھائیوں کی غلط فہمیوں کا دور کرنا بھی ضروری تھا بحمد اللہ علماً اور عملی طریقے سے یہ مرحلہ بھی طے ہوگیا۔

اول الذکر مدافعتی معرکے کے سرخیل بلکہ اس میں منفرد مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی مرحوم اور ان کا ماہنامہ "اشاعۃ السنۃ" بعدہٗ مولانا ثناء اللہ مرحوم اور ان کا "اخبار اہلحدیث" امرتسر تھے۔ اور یہی انداز کچھ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی مرحوم کا تھا ثانی الذکر شعبے میں ان کے علاوہ مولانا محمد صاحب دہلوی اور ان کا اخبار "محمدی" مولانا حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی مدظلہ اور ان کا جریدہ "تنظیم اہلحدیث" کی خدمات بھی اپنے اپنے درجے میں مفید اور تاریخ اہل حدیث میں سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

اس داستان سرائی کا مقصد یہ ہے کہ ہم اخلاف اپنا موقف سمجھ سکیں اور ذمہ داریوں کا احساس تازہ کریں فتنے

اب بھی اسی قسم کے ہیں بلکہ ترقی پر ہیں۔ فضا بدلی ہوئی اور حالات دگرگوں ہیں۔ پس یہ جان لینا ضروری ہے کہ ہمیں کتاب وسنت کی اشاعت وتبلیغ کا فرض سرانجام دینا اور اس راہ کے ہر کانٹے کو راستے سے دور کرنا ہے پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے جس ارادہ کا اعلان ہوا ہے اس میں بھی ہمیں اپنا حصہ ادا کرنا ہے۔

الحمد للہ ہماری جماعت میں عام طور پر ان سب باتوں کا احساس موجود ہے۔ اور مقام مسرت ہے کہ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث مغربی پاکستان کی صورت میں ایک مضبوط تنظیم بھی ہمارے ہاں قائم ہے اور اس کی پشت پر اس کا اپنا ترجمان اخبار "الاعتصام" بھی ہے۔ اس صورتِ حال سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ سب سے بڑھ کر اور سب سے پہلے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اپنے عقائد واعمال میں مسلک حدیث کو زندہ رکھیں۔ اللہ کے بندوں تک اس کو پہنچانا اپنا مطمح نظر قرار دیں۔ اپنی اخلاقی قدروں کو قرآن وحدیث کے سانچے میں ڈھالیں۔

اسلاف کی طرح ہماری عملی زندگی سے بھی پتہ چلنا چاہیئے کہ ہم اہل حدیث ہیں۔

اگر ہم من حیث الجماعت زندہ رہنا چاہتے ہیں تو اپنی تنظیم کے خاکے میں یہی رنگ بھرنا ہوگا۔ ورنہ اس کے خاطر خواہ نتائج سے ہم محروم رہیں گے۔ واللہ الموفق۔

---

اسی جذبے کے تحت "رحیق" کا اجراء عمل میں آرہا ہے اس کا مقصد اسلام کی عموماً اور مسلک اہل حدیث کی خصوصاً تبلیغ واشاعت ہے۔ اسلام اور سلف امت کے مسلک پر حملوں کی علمی اور سنجیدہ طریقے سے مدافعت ہے نیز سلف کے تاثر کو —— متقدمین ہوں یا متاخرین —— زندہ کرنا ہی اس کے اہم مقاصد سے ہے۔

---

راقم کو اعتراف ہے کہ اپنا علم وعمل ان بلند مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہے اور ہر طرح کی خوبیوں سے دامن خالی!

تاہم اللہ تعالیٰ کی توفیقِ خاص اور اکابر اہل علم اور اعیانِ جماعت نیز دوسرے اصحابِ علم وفضل، بزرگوں، دوستوں کا تعاون شاملِ حال رہا تو "رحیق" اپنے پروگرام میں کامیاب ہوگا۔ دعا ہے حق جل مجدہ اخلاص سے بہرہ ور فرمائے اور ایسا کام لے جس سے وہ راضی ہو۔ وفی ذالک فلیتنافس المتنافسون۔

---